پریس ریلیز: فوری ترسیل کے لئے

ورلڈ بینک

نیوز ریلیز نمبر۔ ۲۰۰۶/۲۰۶ / SAR

رابطہ کریں:
واشنگٹن میں: جین ایرک نورا (۲۰۲) ۱۷۲۹۔۴۷۳
ENora@worldbank.org
اسلام آباد میں: شہزاد شرجیل (۰۵۱) ۴۔۲۲۷۹۶۴۱
SSharjeel@worldbank.org

اقتصادی ترقی جنوبی ایشیا میں ٹھوس اصلاحات کے لئے سازگار سیاسی ماحول پیدا کررہی ہے: عالمی بینک کی رپورٹ

خطے میں درست پالیسیوں کے انتخاب سے ایک نسل پر محیط عرصے میں غربت پر قابو پایا جاسکتا ہے

واشنگٹن، 15 ستمبر 2006: عالمی بینک کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں ٹھوس اقتصادی ترقی پالیسی اور ادارہ جاتی اصلاحات کے لئے سازگار سیاسی ماحول پیدا کررہی ہے جس سے شرح نمو کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی عرصہ دراز سے درپیش سماجی اور معاشی مسائل سے نمٹا جاسکتا ہے۔

اِس رپورٹ پر کل سنگاپور میں عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے سالانہ اجلاس میں مذاکرات ہوں گے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹھوس شرح نمو نے خطے کو ایک غیر معمولی موقع فراہم کیا ہے۔ یہ ایک ایسا موقع ہے جس سے ایک ایسے خطے میں غربت کا جلد خاتمہ کیا جاسکتا ہے جس میں غرباء کی تعداد دُنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔

جنوبی ایشیا کے لئے عالمی بینک کے نائب صدر پرافل پٹیل کا کہنا ہے کہ ''غربت کے خاتمے کے لیے یہ موقع کھویا نہیں جاسکتا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ '' جنوبی ایشیا کے غریب عوام کے لئے تنگ دستی کے حالات سے چھٹکارا پانے کا یہ نادر موقع ہے۔''

رپورٹ کے مطابق جنوبی ایشیا میں حالیہ اقتصادی ترقی سے خطے کے ممالک کے لئے سیاسی سطح پر مشکل اصلاحات کا نفاذ بھی ممکن ہوگیا ہے۔

جنوبی ایشیا کے لئے عالمی بینک کے چیف اکنامسٹ شانتایانن دیوارا جن، جو اِس رپورٹ کے مصنفین میں سے ہیں، کا کہنا ہے کہ خطے میں تبدیلی کے لئے رائے عامہ ہموار ہورہی ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غربت کے خاتمے کے لئے کونسی حکمت عملی کارگر ہے اور کونسی نہیں۔ شانتایانن دیوارا جن کا کہنا ہے کہ بعض ممالک میں اقتصادی ترقی کے نتیجے میں معاشی اور سماجی مسائل پر قابو پانے کے لئے وسائل پیدا ہورہے ہیں۔ صرف پیسہ ہی میں اضافہ نہیں ہورہا بلکہ عوامی اخراجات کو مؤثر طریقہ سے خرچ کرنے کے طریقۂ کار اور عوامی سوچ میں بھی نمایاں تبدیلی رونما ہورہی ہے۔

1996 سے بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال اور سری لنکا میں مجموعی ملکی پیداوار کی اوسط شرح پانچ فیصد سالانہ سے بڑھ رہی ہے جبکہ پاکستان میں یہ شرح، 2000 سے اسی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ دو سال سے پاکستان اور بھارت میں مجموعی ملکی پیداوار کی اوسط شرح سات فیصد کے قریب ہے۔ افغانستان میں اس سے بھی دگنی رفتار سے ترقی ہو رہی ہے لیکن یہاں کئی دہائیوں سے جاری غیر یقینی حالات کے باعث ترقی کا عمل انتہائی نچلے درجے سے شروع ہوا ہے۔

اس رپورٹ کے ایک اور مصنف شیکھر شاہ، جو جنوبی ایشیا کے لئے عالمی بینک کے اقتصادی مشیر بھی ہیں، کا کہنا ہے کہ آئندہ ایک نسل کی زندگی میں غربت کے خاتمے کے لئے اقتصادی ترقی سے استفادہ کرنے کے لئے خطے کے ممالک کے لئے ضروری ہے کہ شرح نمو کو سالانہ چھ فیصد سے بڑھا کا آٹھ سے 10 فیصد پر برقرار رکھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان ممالک کو اقتصادی ترقی کے ذیلی شعبوں پر بھی توجہ دینا ہوگی جن میں انسانی ترقی اور نظم و نسق کے مسائل شامل ہیں۔

رپورٹ میں زور دیا گیا ہے کہ یہ مشکل کام ہے لیکن ناممکن نہیں! کیونکہ اقتصادی ترقی کے لئے موجودہ حالات نے ایک منفرد موقع فراہم کیا ہے۔ اِس شرح نمو سے نا صرف مزید وسائل پیدا ہو رہے ہیں بلکہ ایسا ماحول بن رہا ہے جس میں ٹھوس اصلاحات کے لئے سازگار سیاسی فضا قائم کی جاسکتی ہے۔ دوسری جانب عوام کی جانب سے مسائل کے فوری حل کے مطالبے نے زور پکڑا ہے۔ مزید برآں اِس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے سیاستدان بھی اپنی ترجیحات تبدیل کر سکتے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ حالیہ اقتصادی ترقی کے نتیجے میں جنوبی ایشیا کے ممالک کے لئے سیکنڈ جنریشن یعنی دوسرے درجے کی اصلاحات چلانا ممکن ہو گیا ہے جن میں سرکاری اداروں کی نجکاری، صنعتوں سے پابندیاں اٹھانا اور مالیاتی شعبے کی اصلاحات شامل ہیں۔ مثلاً پاکستان میں بینکاری کے شعبے میں نج کاری میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتائج اچھے رہے ہیں۔

جنوبی ایشیا کے ممالک شہریوں کے اِس مطالبے کا بھی مثبت جواب دے رہے ہیں جس میں مختلف اداروں اور معاملات کو عوام کے سامنے قابلِ احتساب بنانے پر زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اِس مقصد کے لئے معلومات کی فراہمی کا نیا طریقہ کار وضع کیا جائے جبکہ سہولیات کی فراہمی کا نظام بہتر بنایا جائے۔ مثلاً بھارت میں معلومات تک رسائی کے حق کی حال ہی میں منظوری دی گئی ہے۔ اِس قانون نے حکومت کی فیصلہ سازی اور قوانین کے نفاذ کو حیرت انگیز طور پر جواب دہ بنا دیا ہے۔

مزید برآں خطے میں اقتصادی ترقی کے نتیجے میں اضافی مالیاتی وسائل پیدا ہوئے ہیں جس کے باعث خطے کے ممالک صحت و تعلیم کے لئے زیادہ بجٹ مختص کر سکتے ہیں۔ یہ ممالک عوام کے مطالبات پورے کر رہے ہیں جس کے لئے نئی حکمت عملی کے تجربے سے بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں جن میں کمیونٹی کی سطح پر چلائے جانے والے اسکول، واؤچرز، مشروط کیش ٹرانسفر اور سہولیات کی فراہمی کے فرائض نجی شعبے یا غیر سرکاری تنظیموں کو سونپنا شامل ہے۔

بنگلہ دیش اور حال ہی میں پاکستان میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کی ذمے داری غیر سرکاری تنظیموں کو دی گئی ہے۔ بھارت کے شہر بنگلور میں سرکاری سہولیات کا معیار جانچنے کے لئے شہریوں کے لئے رپورٹ کارڈز کی اشاعت سے سہولیات کی فراہمی کے نظام پر توجہ دی گئی۔ ان میں زیادہ تر منصوبوں کی سختی سے جانچ ضروری ہے لیکن ابتدائی نتائج حوصلہ افزاء ہیں۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقتصادی ترقی اور اس میں مزید اضافہ کی ضرورت سے جنوبی ایشیا میں نظم و نسق کے مسائل کے حل میں مدد مل رہی ہے۔ اِس سے حکومت کی ناکامیوں کی وجوہات آشکارا ہو رہی ہیں جس سے حکومت پر حالات میں بہتری لانے کی ضرورت کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی آمدنی کے نتیجے میں شہری بہتر نتائج کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

حالیہ اقتصادی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے جنوبی ایشیا کی صلاحیت کے تجزیے کے لئے رپورٹ میں بینچ مارک کے طور پر مشرقی ایشیا کے حالات سے مدد لی گئی ہے۔ اِس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی ایشیا کے تناظر میں اِس خطے کی مشکلات تین گنا ہیں۔ جنوبی ایشیا میں بچت اور سرمایہ کاری کی شرح کم ہے اور؛ بالخصوص بڑے انفراسٹرکچر کے حوالے سے خسارہ ہے؛ افرادی قوت میں بے چینی ہے؛ اور سرمایہ کاری کا کم تر حجم پیداوار اور شرح نمو کو متاثر کرتا ہے۔

جنوبی ایشیا میں سرمایہ کاری کی کم تر شرح کی ایک وجہ بڑے انفراسٹرکچر کی کمی ہو سکتا ہے۔ اِس صورتِ حال کا سامنا خطے کے تمام ممالک کو ہے۔ مثلاً چین کے فی کس انفراسٹرکچر کی حالیہ سطح پر پہنچنے کے لئے بھارت کو 2015 تک سالانہ مجموعی پیداوار کے 12.5 فیصد کی سرمایہ کاری کرنا ہوگی جو اس کی حالیہ سرمایہ کاری کا چار گنا ہے۔

دیوارا جن کا کہنا ہے کہ اگر جنوبی ایشیا میں اِس موقع کا فائدہ نہ اٹھایا گیا تو خدشہ ہے کہ اقتصادی ترقی کی موجودہ شرح آئندہ سالوں میں برقرار نہیں رکھی جاسکے گی۔ عدم مساوات، افرادی قوت کی ناقص ترقی اور نظم و نسق کے مسائل گمبھیر ہوں گے جس سے وسیع پیمانے پر فساد برپا ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ اِن حالات میں بیس سال کے عرصے میں خطے میں انتہائی غربت میں زندگی گزارنے والوں کی تعداد چالیس کروڑ یا اِس زائد ہو جائے گی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں اقتصادی ترقی کے ساتھ عدم مساوات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً بھارت کی امیر جنوبی ریاستیں زیادہ آبادی والی شمالی ریاستوں کے مقابلے میں تین فیصد تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ جنوبی ایشیا میں محرومی بھی خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ مثلاً 2002 سے پاکستان میں مجموعی ملکی ترقی کی شرح چھ فیصد رہی ہے لیکن یہاں اب بھی دس میں سے ایک بچہ اپنی پانچویں سالگرہ سے پہلے موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

مزید برآں جنوبی ایشیا میں فساد زدہ علاقوں میں آباد افراد کی تعداد سات کروڑ دس لاکھ ہے جو دُنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک بدعنوانیوں پر قابو پانے میں ناکام ہیں۔ اِس حوالے سے بنگلہ دیش گزشتہ پانچ سال سے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل (Transparency International) کی فہرست پر سب سے نیچے ہے جبکہ بیشتر ممالک میں سیاسی عدم استحکام ہے جن میں بنگلہ دیش اور سری لنکا شامل ہیں جبکہ بیشتر بھارتی ریاستوں میں بھی یہی صورتِ حال ہے۔

یہ سب بڑے مسائل ہیں۔ پھر بھی جنوبی ایشیاء کے ممالک کے لئے ان مسائل پر قابو پانے کا یہ نادر موقع ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا کی حکومتیں خطوں، شعبوں اور عوام کے درمیان فاصلوں کو کم کر سکتی ہیں۔ اِس مقصد کے لئے جامع پالیسیاں اختیار کرنا ہوں گی اور اقتصادی ترقی اور ملازمتوں میں اضافے کے ثمرات پسماندہ علاقوں تک پہنچانے ہوں گے۔ اِس کے ساتھ ہی صحت، تعلیم اور انفراسٹرکچر کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی کے نظام کو بہتر بنانا ہوگا جبکہ محروم طبقوں کے عدم تحفظ کا خاتمہ کرنا ہوگا۔

جنوبی ایشیا میں عالمی بینک کے کام کی نوعیت پر مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

http://www.worldbank.org/sar